ڈُھلا ہوا ہاتھ بالٹی میں ڈال کر وضو کے لئے پانی نکالنا

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3612

تاریخ اجراء: 29 شعبان المعظم 1446ھ / 28 فروری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ اگر ہاتھ دھلے ہوں تو کسی بالٹی یا برتن وغیرہ میں ہاتھ ڈال کر اس سے پانی نکال کر وضو کر سکتے ہیں یعنی بالٹی کے اندر سے ہی چلو لیا اور چہرہ دھو لیا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھو لیے اور پاؤں بھی، تو یوں دُھلے ہوئے ہاتھ سے پانی نکال کر وضو کر سکتے ہیں؟ نیز جو وضو کے پانی کے قطرے بالٹی یا برتن میں گرے تو ان کا کیا حکم ہے، ان سے پانی مستعمل ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! اگر ہاتھ دھلے ہوئے ہوں اور ہاتھ دھونے کے بعد سے لے کر ابھی تک وضو توڑنے والی کوئی چیز نہیں پائی گئی تو کسی بالٹی یا برتن وغیرہ میں ہاتھ ڈال کر اس سے پانی نکال کر وضو کر سکتے ہیں، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اگر کسی ایسی جگہ ہے جہاں کوئی دوسرا پانی موجود نہیں ہے، جس سے ہاتھ دھو سکے، صرف کسی بڑے برتن میں پانی ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا، نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے پانی نکالے اور نہ کوئی بچہ یا باوضو ہے کہ جس سے یہ کام لے سکے اور اس کے علاوہ بھی کوئی صورت میسر نہیں کہ بے دھلا ہاتھ ڈالے بغیر پانی لے سکے تو ایسی صورت میں بقدرِ ضرورت بغیر دھلے ہاتھ (جبکہ ان پر کوئی نجاست نہ لگی ہو) بھی پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکال سکتا ہے اس سے پانی مستعمل نہ ہو گا۔

نیز وضو یا غسل کرتے وقت پانی کے کچھ قطرے بالٹی یا برتن میں گرے تو اس سے پانی مستعمل نہیں ہو گا، اس صورت میں پانی پاک ہی رہے گا اور اس پانی سے وضو اور غسل کرنا بھی جائز ہے اس لئے کہ اس صورت میں مستعمل پانی کی چھینٹیں کم ہیں اور جب مستعمل پانی، غیر مستعمل پانی کی بنسبت کم ہو تو مستعمل پانی، غیر مستعمل پانی کو مستعمل نہیں کرتا۔

فتح القدیر میں ہے "لو أدخل المحدث أو الجنب أو الحائض التي طهرت الید في الماء للاغتراف لا یصیر مستعملا للحاجة "ترجمہ: اگر بے وضو یا جنبی، یا حیض سے پاک ہو جانے والی حائضہ نے پانی میں چلو بھرنے کے لیے ہاتھ ڈالا تو حاجت کی وجہ سے پانی مستعمل نہیں ہو گا۔(فتح القدیر، جلد1، صفحہ87، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "**اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ (پانی میں) پڑ جائے تو حرج نہیں**۔۔۔ اگر بضرورت ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا، نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے نکالے تو ایسی صورت میں بقدرِ ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکالے یا کوئیں میں رسّی ڈول گر گیا اور بے گھسے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گھسے، تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسّی نکالے گا مُستَعمَل نہ ہو گا ان مسئلوں سے بہت کم لوگ واقف ہیں خیال رکھنا چاہیے۔"(بہار شریعت، ج01، حصہ02، ص333، مکتبۃ المدینہ)

بحر الرائق میں ہے "اذا اختلط بالمطلق فالعبرة لا جزاء فان کان الماء المطلق اکثر جاز الوضوء بالکل وان کان مغلوبا لا یجوز "ترجمہ: جب مستعمل پانی صاف پانی کے ساتھ مل جائے تو اس وقت اجزاء کا اعتبار ہو گا، لہٰذا اگر صاف غیر مستعمل پانی زیادہ ہے تو اس سارے پانی کے ساتھ وضو جائز ہو گا اور اگر صاف پانی مغلوب یعنی کم ہے تو وضو جائز نہیں ہو گا۔(بحر الرائق، کتاب الطھارۃ، ج1، ص73، دار الکتاب الإسلامي)

بہار شریعت میں ہے "مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وُضو یا غُسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے، تو اگر اچھا پانی زِیادہ ہے تو یہ وُضو اور غُسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہو گیا۔"(بہار شریعت، ج1، حصہ 02، ص334، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net